عشقِ مسلسل

ڈاکٹر شہناز مزمل

بسم الله الرحمن الرحيم

پنہاں ہے جسم کے اندر اک اور ایسا وجود
جو نورِ ذات سے پاتا ہے روشنی و نمود
یہ بھید جس پہ کھلا صاحبِ نظر ہے وہ
وہی ہے اصل میں شاہد وہی تو ہے مشہود
عجیب نشہ ہے دیدارِ ذات کی لذت
کب ہوش باقی رہے سامنے ہو جب مسجود

عشقِ مسلسل

ڈاکٹر شہناز مزمل

ناشر

ادب سرائے پبلی کیشنز

125 ایف ماڈل ٹاؤن لاہور

0300-4275692

042-35947842

جملہ حقوق بحق مصنفہ محفوظ ہیں

کتاب۔ عشقِ مسلسل

مصنفہ۔ ڈاکٹر شہناز مزمل

کمپوزنگ۔ نقاش شبیر یافر

سرورق۔ محبوب اقبال

اشاعت۔ جنوری 2017

ناشر

ادب سرائے پبلی کیشنز

125 ایف ماڈل ٹاؤن لاہور

0300-4275692

042-35947842

انتساب!

کون ہے اسمِ محمدؐ کی محبت کا امیں

وہ ہے بابا تو بتا کیوں نہ میں بابا لکھوں

باباجی کے نام

میری ہر کتاب کا دیباچہ عطائے خداوندی ہے اور وہ اسی طرح لکھوایا گیا کہ اسمیں میری تخلیقات کے ٹائٹل شامل ہو کر مضمون بناتے رہے اور آج جب عشقِ مسلسل کے کلام میں اضافے کی آمد کا وقت آیا اور قلم اُٹھایا تو منظوم کلام چند کتابوں کے نام ساتھ عطا ہوا۔ اس میں میری نئی کتب عشق مسافت اور عشقِ مسلسل کے ٹائٹل موجود ہیں اور انشااللہ کلیات عشق کُل کے نام سے جلد آپ کی خدمت میں پیش کروں گی۔ اس سے قبل نورِ کُل میں اعتکاف کے دوران ایک تحریر اس وقت میری شائع شدہ کتب کے ناموں کے ساتھ عطا ہوئی وہ بھی اس میں شامل کروں گی۔

اب عشق تماشا ہے بنا عشقِ مسلسل
ہے عشق کے دیوے کی ضیا عشقِ مسلسل

میرے ادھورے خواب تھے دیوار پہ تصویر
جذب و حروف سے ہے سجا عشقِ مسلسل

اپنی تلاش کر کے ملا جادۂ عرفاں
پھر نورِ کُل نے دی ہے جزا عشقِ مسلسل

وہ ہو کے نہاں بیٹھا مرے قریۂ جاں میں
تھا عشق سمندر میں چھپا عشقِ مسلسل

اک گونج فضا میں ہے ترا عشق عطا ہے
اور آج عشق کل سے کُھلا عشقِ مسلسل
آئی یہ ندا ختم ہوئی عشق مسافت
تحفہ ہے رب کا رب کی عطا عشقِ مسلسل

سلسلہ جب سے جڑا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے
رابطہ پیہم مرا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے
حرف جذبوں کو ملے ہیں جرأتِ اظہار بھی
مان لفظوں کو ملا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے
عکس پہ دیوار کے تصویر ہے بس آپؐ کی
رازِ ہستی پا لیا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے
موم ۔کے یہ سائباں پگھلا نہ پائیں گے مجھے
فیض مجھ کو مل رہا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے
ہر ادھورے خواب کی تکمیل ہو جائے گی اب
ہر گھڑی یہ التجا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے
جادۂ عرفاں پہ چلنا اب نہیں مشکل مجھے
راستہ منزل ہوا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے

''عشقِ کا رنگین تماشا'' ختم اب ہونے کو ہے
عشقِ کامل ہوگیا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے
''بعد تیرے'' اب کبھی رونا نہیں آتا مجھے
رابطہ جب سے ہوا آپؐ سے بس آپؐ سے
آپؐ سے سیکھا ہے اُجلا کون میلا کون ہے
مل گیا ہے سیدھا رستہ آپؐ سے بس آپؐ سے
اب ادا کرنا نہیں مجھ کو کوئی قرضِ وفا
اک بھرم مجھ کو ملا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے
میں نے بھی ہر روز مانگی نعت اک رمضان میں
نورِ کُل تحفہ ملا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے
عشق دا دیوا سدا روشن رہے شہناز کا
نور اُس کو مل رہا ہے آپؐ سے بس آپؐ سے

عشقِ مسلسل میں ڈوبی قلم تھامے گم بیٹھی تھی اور عطائے خداوندی پر عقل حیران تھی مگر عاشق کے پاس عقل کا کیا کام۔

جذب وحرف لے کر عشقِ سمندر میں اترنے کے عمل میں ماہ وسال بیت گئے۔ اپنی تلاش کا سفر جاری رہا۔ عشق کا دیوا زادِ راہ بنا تو جادۂ عرفاں طے ہوا۔ عشق کی جلوہ آرائی

نظر آئی تو عشق تماشا شروع ہو گیا۔ اور مدہوش عاشق عشقِ سمندر میں چھلانگ لگا کر اس سیپ کی تلاش شروع کی جس میں اسکے عشق کا موتی چھپا تھا تو غیب سے عشق مسافت عطا ہوا اور عشق مسلسل کا تسلسل قائم رہا جو عشقِ کل تک لے آیا لیکن ابھی تک عشقِ مسلسل کے مسافر کو عشق کل میں اپنی منزل نظر نہیں آئی۔ عشقِ مسلسل جاری ہے دیکھیں یہ مسافر عشقِ کل میں کیسے جذب ہوتا ہے۔

طالب دعا

محبتوں کے ساتھ

ڈاکٹر شہناز مزمل

چیئر پرسن، ادب سرائے انٹرنیشل

مادر دبستان لاہور

125 ایف، ماڈل ٹاؤن لاہور

0300-4275692

○

وہ ہی واحد وہی احد ٹھہرا
حد کوئی کب تھی وہ بے حد ٹھہرا
اس کا عرفان بھی ضروری ہے
لم یلد اور ولم یولد ٹھہرا
مالک المُلک بھی اُسے کہیئے
بے نیازی میں وہ صمد ٹھہرا
جو عیاں ہو کے ہے نہاں سب سے
وہ ہی آغاز سے ابد ٹھہرا
حکم کُن پہ ہے اختیار اُسے
فیکون بھی ہے معتمد ٹھہرا

○

نورِ کُل مل گیا معجزہ ہو گیا
عشقِ کُل سے مرا رابطہ ہو گیا

وہ یقیں کی تھی صورت یا وجدان کی
جس نے دیکھی جھلک وہ ترا ہو گیا

خیمہ زن تو ہوا حجرہ جان میں
تیرا مشہود پھر ماورا ہو گیا

اس نے ڈالی تھی مجھ پہ نظر پیار کی
ایک پل میں یہ کیا سے ہے کیا ہوگیا

کب رہا درمیاں میں کوئی پھر حجاب
میں ترا ہوگیا تو مرا ہوگیا

کی نفی ذات کی پیار بڑھتا گیا
وہ اتر آیا اند یہ کیا ہو گیا

جھانکا دل میں تو بس نور ہی نور تھا
جاری چاہت کا اک سلسلہ ہوگیا

دید نے اسکی دیوانہ مجھ کو کیا

○

ذرے ذرے میں تو ہی ہویدا ہوا
نور کا ایک سیلِ رواں بن گیا
ہوگئی ساری دنیا ہے رطبُ اللساں
اے خدا ربِ کون و مکاں کبریا
صبحدم سب فضاؤں میں ہے گونجتی
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو کی صدا
تیرے دم سے ہے قائم شجر و حجر
گیت تیرے ہی گاتی پھرے ہے ہوا
سیپ میں موتی بنتے ترے حکم سے
پھول کلیاں کھلاتی ہے بادِ صبا
جس طرف دیکھوں میں تو ہی آئے نظر
دل مرا بن گیا ہے ترا آئینہ
ہر طرف نور و اکرام کی بارشیں
ہر سو جلوہ ترا تو ہی جلوہ نما
میں ہوں نا چیز ذرہ مری کیا مجال
کہ بیاں کر سکوں تیری حمد و ثناء

○

عشق کی دیکھی جلوہ آرائی
میں تماشا ہوں وہ تماشائی
چھید سینے میں اس کے ہے لیکن
گیت گاتی ہے پھر بھی شہنائی
راز داں ہے یہ میری ہمدم ہے
ضربِ وحشت یہ کربِ تنہائی
ایک پل بھی جو مجھ سے دور نہیں
ڈھونڈنے اس کو کیوں چلی آئی
کیف و نشہ ہے ایک مستی ہے
عشق کرنے میں کب ہے رسوائی

○

آ مرے عشقِ مسلسل ترا قصہ لکھوں
چشمِ حیران نے دیکھا تجھے ویسا لکھوں

کتنے عاشق ہیں ترے عشق ترا لا محدود
کیسے عرفان کے رستے ہیں بتا کیا لکھوں

کیوں بھڑک اٹھا مرے عشق کا دیوا پھر سے
عشق بھانبھڑ ہے مچا کیسے یہ سارا لکھوں

جوت اک دل میں جگا کر وہیں چھپ کر بیٹھا
بند آنکھوں سے تجھے دیکھوں فسانہ لکھوں

باندھ رکھا ہے مرے گرد دعاؤں نے حصار
کیسے آہوں کا دھواں دل سے نکلتا لکھوں

قطرۂ نور سے خاکی کو بنایا گوہر
اک کرن بھی ہو اسے نور کا دریا لکھوں

پتلیاں بن کے ہیں سب ناچ رہے عشق کے بعد
حکم پھر مجھ کو ملا عشق تماشہ دیکھوں

جس نے کعبہ و حرم پاک سجا کر دل میں
کھولے اسرار اسے اپنا مسیحا لکھوں

کون ہے اسمِ محمدؐ کی محبت کا امیں
وہ ہے بابا تو بتا کیوں نہ میں بابا لکھوں

○

اب عشق تماشا ہے بنا عشقِ مسلسل
ہے عشق کے دیوے کی ضیا عشقِ مسلسل

میرے ادھورے خواب تھے دیوار پہ تصویر
جذب و حروف سے ہے سجا عشقِ مسلسل

اپنی تلاش کرکے ملا جادۂ عرفاں
پھر نورِ کُل نے دی ہے جزا عشقِ مسلسل

وہ ہوکے نہاں بیٹھا مرے قریۂ جاں میں
تھا عشق سمندر میں چھپا عشقِ مسلسل

اک گونج فضا میں ہے ترا عشق عطا ہے
اور آج عشق کل سے کُھلا عشقِ مسلسل

آئی یہ ندا ختم ہوئی عشق مسافت
تحفہ ہے رب کا رب کی عطا عشقِ مسلسل

○

خود اپنے آپ پر جو مجھ کو آشکار کیا
بنا کے اپنا مجھے تو نے بے شمار کیا

نفی جو ذات کی کردی تو تجھ کو پہچانا
پھر اپنے آپ سے بھی ٹوٹ کر ہے پیار کیا

یقین کر کے نکل آئے بے یقینی سے
اور اپنے عشقِ مسلسل پہ اعتبار کیا

دعا کے فیض کے اسرار مجھ پہ کھلتے گئے
دیارِ عشق کے رستے کو اختیار کیا

اُسی نے جھولی میں بھر دیں مراد کی کلیاں
اُسی نے ساری خزاؤں کو ہے بہار کیا

وہ نیم شب کو اتر آیا حجرۂ دل میں
صبحِ اُمید کے گلشن کو لالہ زار کیا

○

یہ نیم شب یہ ساعتیں
الہام اور بشارتیں
درود اور صدائے کُن
ملائکہ کی آستیں
وہ اپنے نورِ ذات سے
عطا کرے بصارتیں
فردوسِ فکر کی نمو
لطافتیں وجاہتیں
اب حجرۂ وجود میں
دعا کی اُتری چاہتیں
وہاب نے یہ کہہ دیا
قبول سب ریاضتیں
ندائے فیکوں سن
عنائتیں عنائتیں

○

پہنچنا چاہو جو لامکاں تک
تو رفعتِ ذوالجلال سمجھو
سمجھنا چاہو جو عشقِ کامل
تو وجہء عشقِ بلال سمجھو
تلاش مرشد بغیر ہوگی
تو راز کھلنا محال سمجھو
جواب خود ہی ملے گا تم کو
کیا جو اس نے سوال سمجھو
جو دیکھنا چاہو رقصِ بسمل
قلندروں کی دھمال سمجھو
فنا کی منزل کو پالیا گر
یہ لاہوت کا ہے کمال سمجھو
نہ پرکھو عشقِ اویس قرنی
صحابیءِ بے مثال سمجھو
ہے جس کی پرواز انتہا تک
تو اولیاء کا کمال سمجھو

○

ڈوبے اندر تو اس کو پہچانا
ویسے مشکل ہوا تھا سمجھانا
نفی اثبات کے تناظر کو
گر سمجھ لو تو پھر پلٹ آنا
کوئی بینا ہے کوئی نابینا
اک دیا عشق کا جلا جانا
راہ حق کے مسافروں کے لیے
نقشِ پا اپنا چھوڑتے جانا
روح پاتال میں فنا شہناز
ہوگا دشوار ڈھونڈ کر لانا

○

راستہ خود کوئی چنا کب تھا
زاویہ نور کا بنا کب تھا

یونہی تکتے رہے خلاؤں میں
وہ تھا دل میں مکیں چھپا کب تھا

پہن جذب و جنوں کی زنجیریں
رقص بسمل بھی ہوسکا کب تھا

جانتے بوجھتے یہ کہتے رہے
عُقدہ عُقدہ ہی تھا کُھلا کب تھا

اکثر آواز دل سے آتی ہے
کچھ کہا میں نے بر ملا کب تھا

خود کو وار فتگی میں کھویا تھا
عشق ایسا بھی مرحلہ کب تھا

جس نے آباد رکھی تنہائی
تم ہی تھے دوسرا کب تھا

ضم ہوا وہ اُسی اکائی میں
تھا مجسم دعا جدا کب تھا

○

اک نور مرے کعبۂ دل میں جو بسا ہے
ہر لمحہ مجھے دیتا محبت کی ندا ہے
سب کچھ ہے ملا عشقِ محمدؐ کی بدولت
ہر سجدہ مرا احمدِ مرسلؐ کی عطا ہے
گھیرے میں لیے رکھتا ہے اک نور کا ہالہ
چھو لیتی عرش کو مری نعتوں کی صدا ہے
جرأت نہیں ظلمت کی مرا راستہ روکے
روح میں مری وجدان کا جلتا جو دیا ہے
اس نے بھی تو ہر نقشِ تمنا کو مٹا کر
انوار میں سے نورِ مزمّل ہی دیا ہے
جب پیش اس کنیز کا ان کو کیا سلام
ہے کتنا کرم آئی ندا میں نے سنا ہے

○

اک عجب کیف ہے خمار سا ہے
راستہ سارا مشکبار سا ہے
آج دستک ہے پھر سماعت پر
روح کو میری اب قرار سا ہے
ڈھونڈ لوں گی میں لامکان کا عکس
عشق یہ اپنے اعتبار سا ہے
بادلوں سے پکارتا ہے کوئی
یہ تو لہجہ کسی بہار سا ہے
مجھ کو اپنا بنا لیا اس نے
معاملہ جیت کا نہ ہار کا ہے

○

کرب ہجر و وصال کیا جانے
عاشقی ماہ و سال کیا جانے

گم ہوا جو بھی کیف و مستی میں
ارتقاءِ خیال کیا جانے

اس کو پا لیتا اک نظر میں جو
وجہءِ اوجِ کمال کیا جانے

میں نہ جس کی نکلنے پائی ہو
کسی دوجے کا حال کیا جانے

جس کو رب نے عروج بخشا ہو
ہوتا کیا ہے زوال کیا جانے

جبکہ محور ہی ایک ہو شہناز
وہ جواب و سوال کیا جانے

○

وقت معراج کا دیا ٹھہرا
وصل کی شب لگا دیا پہرا
حد مقرر تھی جبرئیل کی بھی
لا مکاں میں تھا نور کا ڈیرہ
باندھ کے صف کھڑے پیمبر تھے
تھا ملائک کا ہر طرف گھیرا
کُن فیکوں کا بھید کھلنا تھا
بولا خالق کہ میں ہوں بس تیرا
سر جھکا کر کہا محمدؐ نے
میں بھی تیرا ہوں گر ہے تو میرا

○

کوئی الجھن کوئی مشکل ہی نہیں
وہ ہوئے دل میں میرے جب سے مکیں
گردشِ کائنات ڈھونڈتی ہے
آپؐ جیسا نظر نہ آیا کہیں
جس جگہ نور سے خمیر اٹھا
سجدے سے اٹھتی نہیں خاکِ زریں
کیسے تجسیم کوزہ گرنے گی
محوِ حیرت ہے چاکِ عرشِ بریں
سر اٹھاتے نہیں ملائک بھی
تاب کب ان میں دیکھیں نورِ جبیں
روح شہناز کی پکارتی ہے
ہو مدینے میں جاکے حُجرہ نشیں

○

قدر کی شب ملی حیات مجھے
کی عطا عشق کی سوغات مجھے
میرے چاروں طرف اُجالا تھا
گھیرے تھی نور کی بارات مجھے
جانے کس سمت مجھ کو لے آیا
یہ جنوں اور اسمِ ذات مجھے
خود کو کھویا تو تجھ کو پایا ہے
گردشِ وقت دے ثباتِ مجھے
ساتھ ان کے سفر ہو طے میرا
چھوڑیں دنیا کے معاملات مجھے

○

تھی طلب تو میری صادق کیوں وہاں پہنچ نہ پائی
میرے ہوش چھین لے گا مرا کربِ نا رسائی
مرا جذب مجھ سے مانگے وہی سجدہ گاہ پھر سے
تو کرے گا پھر سے پورا مرا شوقِ جبیں سائی
بڑھی دید کی تمنا تو میں چشمِ تر کو اپنی
تجھے دیکھنے کی خاطر ترے در پہ چھوڑ آئی
وہی دن تھے خوبصورت وہی راتیں ضوفشاں تھیں
تھا سفر نصیب میرا رہِ عشق کی تھی راہی
میرا دل بنا مدینہ یہیں مکّہ جلوہ گر ہے
ہے نصیب کتنے ارفعؔ ملا عشقِ مصطفائی
ترا رب ہے تجھ سے راضی ترے ساتھ ہیں مزمّلؔ
مجھے بے قرار دیکھا تو ندا صبا یہ لائی

○

مرے دل کو بھا گیا ہے ترا یہ حسین منظر
کوئی خواب مجھ کو بھی دے کوئی بات مجھ سے بھی کر

ترے در پہ آن پہنچے ترا قرب پا لیا ہے
نہیں اب کوئی تمنا نہیں اب کوئی مجھے ڈر

رہی کب ہے کوئی دوری مرا دل مگر یہ چاہے
تجھے روز دیکھ پاؤں کہیں پاس ہو مرا گھر

میرے مولا یہ جبیں جب ترے در پہ جھک گئی ہو
ہو عطا کرم کی بارش تو اٹھاؤں اپنا میں سر

کبھی کر لوں میں زیارت کبھی ہو طوافِ کعبہ
رہوں ان حسیں لمحوں کی قیدی زندگی بھر

○

کسی کی ذات میں گم ہوگئے ہیں
نفی اثبات میں گم ہوگئے ہیں

ہر اک کے درد کو اپنا لیا ہے
یوں محسوسات میں گم ہوگئے ہیں

خوشی تقسیم جو کرتے نہیں ہیں
خود اپنی ذات میں گم ہوگئے ہیں

دکھاؤ راستہ جگنو ستارو
مسافر رات میں گم ہوگئے ہیں

یقین کامل تھا لہجہ پر اثر تھا
سب اسکی بات میں گم ہوگئے ہیں

بنا دے گی یہ مثبت سوچ رستہ
کیوں جیت اور مات میں گم ہوگئے ہیں

جو دنیا دار تھے شہناز سب ہی
تعلقات میں گم ہوگئے ہیں

○

مجھے تیری ضرورت ہے تجھے میری ضرورت ہے
ابھی یہ طے نہیں پایا کسے ،کس سے محبت ہے
محبت کر تو لی میں نے مگر یہ اک حقیقت ہے
تجھے ملنا تجھے پانا بہت لمبی ریاضت ہے
تصور میں رہے تو ہی تجھی سے بات ہو میری
یہی چاہت ہے میری اور یہ میری عبادت ہے
دعا سے جھولیاں بھرنا محبت بانٹتے رہنا
ہر اک کے درد کو اپنا سمجھنے میں بھی لذت ہے
کسی کا ڈر نہیں مجھ کو کہ وہ خود ساتھ ہے میرے
میں ہر اک سے کہوں گی کہ مجھے تم سے محبت ہے
تری نظرِ کرم ہو میرے پاکستان پہ شاہا
تو ہے ممتا ترے ذمے ہی اب اسکی حفاظت ہے
درودِ پاک پڑھ کر التجا کرتی ہوں اے آقا
عطا کردے سبھی کچھ تو کہ جو بھی اُن کی چاہت ہے

○

مری خاک پہ جو کرم ہوا
تو ہر ایک رستہ تھا کھل گیا
مرے سامنے تھا مرا خدا
اسے اور کرنا تھا کچھ عطا
سوئے عرش گونجی تھی اک صدا
کریں پھر سے نظرِ کرم ذرا
یہ تو پیار ہے یہ تو ہے دعا
رہے جاری فیض کا سلسلہ
کہا رب نے اُٹھو ملائکہ
اسے پھر سے چاک پہ دو سجا
سنی کوزہ گر کی جو یہ ندا
کفِ چاک کو تھا گھما دیا
بھرا درد سے جو خمیر اٹھا
ترے عشق میں تھا گندھا ہوا
تھا عجیب کیسا یہ معاملہ
میں تو کچھ نہیں تھی یہ کیا ہوا

○

یہ کون روح میں اترا حجاب کی صورت
سحر دعا کا ہے پھیلا سحاب کی صورت

ابھی تو ہوش بھی آیا نہیں دیوانے کو
ہے دل میں نور ترا ماہتاب کی صورت

بدل گئی ہے سوال و جواب کی صورت
نقاب میں ہے وہ ملا بے نقاب کی صورت

سراپا پیار ہے وہ نور ہے وہ ممتا ہے
لگا کے آگ بجھائے سحاب کی صورت

وجود سے مجھے آزاد کر کے اکثر وہ
سمندروں پہ اتارے حباب کی صورت

یہ کیسا عشق ہے پہچان بھی نہیں اپنی
سمجھ نہ آئی مجھے انتخاب کی صورت

عطا ہے پیار محبت و نور کی سب کو
ہے ان میں آتی نظر آنجناب کی صورت

کروں میں شکر بھی کیسے کہ لفظ ہیں خاموش
بنا دے عاشقوں کو الکتاب کی صورت

یہ امتی ہیں محمدؐ کے سب مرے آقا
عطا کے جلوے ہوں رحمت کے باب کی صورت

○

دیتے ندا ملائکہ یہ عرش سے پکار کے
جس کو طلب ہے پیار کی رحمان اسکو پیار دے

دستِ دعا اُٹھائے جو تیرے حضور ہیں کھڑے
ان کی دعا قبول کر ان کو ذرا قرار دے

جو تیرے پاس آگیا دل کی مراد پا گیا
ان کو خزاں سے دور رکھ نیرنگیٔ بہار دے

پیاسے کھڑے ہیں تشنۂ لب خالی ہوئے ہیں جام سب
عاشق ترے ہیں مست سب تو مے پلا خمار دے

ہوں ختم ساری ظلمتیں حاصل ہوں سب کو عظمتیں
مردہ دلوں کو رب مرے تو نور سے نکھار دے

در پہ فقیر ہیں ترے کشکول تھام کر کھڑے
بس منتظر کرم کے ہیں تو ان کو دستِ یار دے

○

کبھی عشق تیرا جمال ہے
کبھی عشق تیرا جلال ہے
کئی روپ ہیں ترے عشق کے
کبھی گہر ہے کبھی لعل ہے
میرا دل رہے سدا رقص میں
ترا عشق وجہء دھمال ہے
مجھے خود سے کیوں ہے جدا کیا
میں ہوں کون تجھ سے سوال ہے
کیا پیدا خاکی کو نور سے
ترے عشق کا یہ کمال ہے
جو دکھائی تو نے ہے اک جھلک
مرا جینا مرنا محال ہے

○

سب کی قسمت سنوار دیں آقا
میرے سر پر بھی پیار دیں آقا
دور رکھیں ہمیں تکبر سے
جو چھپی میں ہے مار دیں آقا
آپ ہی آپ بس نظر آئیں
نور دل میں اتار دیں آقا
عشق کی آگ میں بھی ٹھنڈک ہے
کیف و مستی خُمار دیں آقا
ختم کردیں جہاں سے نفرت کو
سب کو ایسا قرار دیں آقا
دل میں اک پیار کا سمندر ہے
مجھ کو اس میں اتار دیں آقا
ملک سے میرے اب خزاں جائے
اس چمن کو بہار دیں آقا

○

میں نے تو کوئی تمنا نہیں پالی آقا
ہوں گدا گر میں تیرے در کی سوالی آقا

بھر دیا پیار دعا سے مرے پیمانے کو
ان کو بھی بھر دے ہوئے جام جو خالی آقا

چومنے میں درِ کعبہ کو چلی آؤں گی
پھر دکھا روضہ ٔ اقدس کی وہ جالی آقا

ہر گھڑی رہتی ہوں مدہوش تیری چاہت میں
بس تری ہوں میں تری چاہنے والی آقا

مجھ کو اک کیف دیا سوزِ تیقن بخشا
اور مزمّل نے ہے شہناز اجالی آقا

○

ہم عشق کو اپنے کبھی رسوا نہیں کرتے
عاشق ہیں مگر عشق تماشا نہیں کرتے

شہدا کبھی مرتے نہیں یہ سب کو بتا دو
جو زندہ ان کے لیے رویا نہیں کرتے

سجدے میں سر کٹایا تھا معشوق کے لیے
عاشق تو اپنے عشق کا سودا نہیں کرتے

کربل تو اصل میں ہے محبت کی انتہا
چپ چاپ جاں سے جاتے ہیں چرچا نہیں کرتے

عاشق کو نہیں چاہیے یہ دولتِ دنیا
بیکار اثاثوں کو سنبھالا نہیں کرتے

○

میرے آقا تجھے دیکھوں تجھے اتنا چاہوں
سر جھکا کر ترے در پہ تری رحمت پاؤں
ہر مسافر کا سفر خیر سے گزرے آقا
سارے بچوں کے ہو سر پر تری ٹھنڈی چھاؤں
تجھ کو معلوم ہے آقا مرا سب کچھ تو ہے
عشق میں ڈوب کے میں گن ترے گاتی جاؤں
ہوں مرے گھر سے ترے فیض کے چشمے جاری
نور سے آقا ترے جھولیاں بھرتی جاؤں
آقا شہناز مزمّل پہ کرم کر دینا
کلمہ ہو لب پہ تیرے پاس میں جب بھی آؤں

○

لَو بجھاتی ہے سر پھری یہ ہوا
رُخ بدل دے تو اس کا میرے خدا
میں تو چپ چاپ سنتی رہتی ہوں
عشق احمد نے حوصلہ بخشا
کر رہی ہوں کہاں تلاش تجھے
ایک پل بھی نہیں تو مجھ سے جدا
جذبِ کامل یقین کامل ہے
راز کوئی نہیں ہے تجھ سے چھپا
کب قلندر ہوں میں ولی یا فقیر
عرش پہ لائی مجھ کو میری دعا
تجھ کو ہر فیض مل گیا شہناز
ربِ کعبہ نے مجھ کو دی ہے ندا

○

اس کو دل میں بسا لیا ہم نے
پیار سب سے بڑھا لیا ہم نے
بس سراپا دعا بنا ڈالا
جب سے خود کو مٹا لیا ہم نے
ہے بہت گہرا عشق کا دریا
سیپ کا موتی پا لیا ہم نے
سب کا دکھ درد ایسے بانٹا ہے
غیر اپنا بنا لیا ہم نے
مجنوں خود ہوگئے ہیں ہم شہناز
جب سے لیلیٰ کو پا لیا ہم نے

○

مخلص افراد کا ہر فعل بھلا ہوتا ہے
وہ جو کہتا ہے ہر اک لفظ دعا ہوتا ہے
کھوج مت اُن کی لگا سر کو فقط اپنے جھکا
دلِ عاشق میں ہی پوشیدہ خدا ہوتا ہے
آتے رہتے ہیں یہاں صوفی قلندر عارف
رنگ ہر دور میں ان سب کا جدا ہوتا ہے
بانٹتے رہتے ہیں بے لوث محبت جو لوگ
روح میں ان کی خدا آپ چھپا ہوتا ہے
گر ملے ایسا کوئی شخص تو خوش بختی ہے
ظلمتِ شب میں وہ انوار و ضیاء ہوتا ہے

○

چپ چاپ ہے کیوں انمول پیا
کچھ بول پیا کچھ بول پیا
کملی ہوں کملی والے کی
مت دنیا میں تو رول پیا
تو رہتا کعبۂ دل میں ہے
تو ماہی تو ہی ڈھول پیا
کانٹوں پہ چل کر آئی ہوں
رس جیون میں اب گھول پیا
دستک کو دعا کی سن بھی لے
در اپنا دے اب کھول پیا

○

زمیں در زمیں زماں در زماں
نیا اک جہاں ہے نیا آسماں
تخیل تدبر نہیں عشق میں
نہیں عشق کی کوئی ہوتی زباں
دعا جبلِ رحمت و غارِ حرا
لگی چپ ہے کھلتی نہیں ہے زباں
ہم نے سمجھا اسے بھی فریبِ نظر
آپ کو دیکھا جلوہ نما جو وہاں
نظریہ یقیں اپنی آیا نہیں
کدھر کھوگیا تھا یقین و گماں
جو پہنچے ہیں لاہوت پر لا کے پاس
جب ہے معمہ مکاں لا مکاں
طلب اسکی مطلوب کو کب رہی
سناتا رہا عشق کی داستاں

○

لبوں پہ اک دعائے معتبر ہے
محبت پیار کا شیریں ثمر ہے
سبھی اک آشیانے کے مکیں ہیں
یہی تو آشیاں اب ان کا گھر ہے
یہ آپس میں دکھوں کو بانٹتے ہیں
دکھی دل ہی تو اللہ کا نگر ہے
فضا ہے اسکی کتنی روح پرور
اجالا ہے یہاں نورِ سحر ہے
نفی اثبات کا جو بھید پایا
کرم اسکا ہے اُس کی ہی نظر ہے
دکھاؤ درد یا آنسو چھپاؤ
وہ سب ہے جانتا وہ با خبر ہے

○

نفس دشمن ہے ترا مت نفس کی تو بات مان
نفس جس کے دام میں الجھا اسے عنقا تو جان
عشق دریا میں اترنے کا ارادا ہو اگر
سبکساری ہی دکھا دیتی ہے منزل کا نشان
تو تماشا ہے تری ہے ڈور اس کے ہاتھ میں
اس کے قبضے میں نظام دورِ گیتی کی عنان
عیش کوشی چھوڑ کر اب مائل پرواز ہو
تجھ کو اڑنے کے لیے بخشا گیا ہے آسمان
اس کو پانے کے لیے ہوجا فنا اس ذات میں
خودنمائی کبریائی بس ترے مولا کی شان
اپنا سب کچھ تو حوالے اسکے کردے سوچ مت
وہ عطا کرتا کہاں سے کر نہ پائے تو گمان

○

کوئی تہمت نہ اب قرضِ وفا ہے
کہ اوڑھی عشق جب سے رِدا ہے
سپرد اس کے کیا ہے خود کو میں نے
میرے تو لب پہ بس حرفِ دعا ہے
کوئی بھی شر نہ ہو داخل کہ اس نے
مرے دل پہ محمدؐ لکھ دیا ہے
اتر آیا ہے کوئی میرے اندر
وہ میرا ہے وہ مجھ کو جانتا ہے
ذرا نظرِ کرم سائل کھڑے ہیں
تو داتا کام تیرا تو عطا ہے
بھرے ہیں تیری رحمت کے خزانے
تو دیدے جو بھی جو کچھ مانگتا ہے
عطاء عشق حیراں کر رہی ہے
وہ شعروں کے سمندر بھیجتا ہے
اسی جرأت پہ آگے بڑھے ہیں
تو خود کہتا ماں ہے مامتا ہے

تیری محفل میں جب سے آگئے ہیں
بنا مانگے ہی سب کچھ مل گیا ہے
جو ہم نے مل کے مانگی ہیں دعائیں
یقیں ہے مجھ کو اس نے سن لیا ہے

جب بھی دعا کے واسطے میں نے اٹھائے ہاتھ
چپ چاپ جھک کے رب سے کہی میں نے ایک بات
یا تو میری دعاؤں کو کر لینا تو قبول
یا مجھ کو باندھ لینا تو اپنی رضا کے ساتھ

عاشق نے ترے عشق میں کیا کیا نہیں پایا
پہلے تو ترے عشق تماشے نے نچایا
کشکول فقیری کا لئے ہاتھ میں نکلی
اندر کے قلندر نے بہت شور مچایا

عاشق کی زباں پر ہے ہر وقت ثنا کُن کی
مشہود کو شاہد کو ملتی ہے ندا کُن کی
کر لیتا ہے جب عاشق طے جادۂ عرفاں کو
لاہوت پہ جا کر ہی آتی ہے صدا کُن کی

نور کا راستہ دکھائی دے
دل کی دھڑکن میں تو سنائی دے
ذرے ذرے کو فیض پہنچاؤں
ذرہ ذرہ مری گواہی دے

میں نے رحمان کو پکارا تھا
کہ وہ سب کا طبیب ہو جائے
اُس نے تم کو بلا لیا در پر
جگمگاتا نصیب ہو جائے
مانگنا خوب تم دعائیں اب
اس کی رحمت قریب ہو جائے

جھولیاں آپ کی وہ بھر دے گا
دے گا اولاد مال و زر دے گا
جب نظر آئے گا درِ کعبہ
تم کو وہ عشق کا ثمر دے گا

جس کو مانگا تھا میں نے چاہت سے
وہ دعا میری ہوگئی ہے قبول
حجرہء دل مرا نہیں خالی
اس میں بستے ہیں میرے پیارے رسولؐ

اللہ کا منکر ہے شیطاں
یہ تیرے اندر سے آتا
تو اپنا اندر سُچل رکھ
یہ عشق تجھے ہے سمجھاتا

گم تھے ہم اپنی ذات کے اندر
اس نے خود ہی بنا لیا عاشق
عشق کی مے پلا کے ساقی نے
خود ہی خود میں چھپا لیا عاشق

تیرے در سے ملی پذیرائی
چادرِ نور رب نے پہنائی
بس اسی کی تلاش تھی تجھ کو
ہوگئی رب سے اب شناسائی

کعبہء دل میں جو اک نور نہاں رکھا ہے
نور والے نے تو یہ نور عیاں رکھا ہے
دیکھ سکتی ہے فقط چشمِ بصیرت اسکو
بے بصر کے لیے بس وہم و گماں رکھا ہے

اسیرِ ذات رہے اعتراف کیسے ہو
خود اپنے آپ سے اب انحراف کیسے ہو
بسا لیا تری دنیا کو کعبہء دل میں
صنم کدہ ہے یہاں اعتکاف کیسے ہو

فضا میں نور سا پھیلا ہوا ہے
اندھیرا ڈر کے اب ٹھہرا ہوا ہے
تقدس ہے جمالِ بندگی کا
کہ رنگِ عشق کچھ گہرا ہوا ہے

اپنا اندر ذرا اُجال کے رکھ
عشق کے درد کو سنبھال کے رکھ
رقصِ بسمل جو تجھ میں جاری ہے
اے قلندر دھمال ڈال کے رکھ

لمحہء وصل یار آنے لگا
بن پیے ہی خمار آنے لگا
کرلی جب ذات کی نفی ہم نے
جانے کیوں خود پہ پیار آنے لگا

ارادہ دل میں ہے تخلیقِ یار کا میرا
ملا کے نور میں مٹی خمیر دینا اُٹھا
پھر اس نے چاک پر خود اپنے ہاتھ کو پھیرا
ابھر کے آیا محمدؐ کا نور سا چہرہ

کیا خوب یہ تحفہ مجھے بابا سے ملا ہے
اللہ کے کرم سے ہوئی خاص عطا ہے
تا زندگی کا فیض یہ بابا سے ملا ہے
بابا مری ممتا ہے محبت ہے دعا ہے

یاں شور مچانے کی اجازت ہی نہیں ہے
محشر کو دکھانے کی اجازت ہی نہیں ہے
ہم کو تو دعاؤں کے لئے بھیجا گیا ہے
یہ سب کو بتانے کی اجازت ہی نہیں ہے
جب اس کے تصور میں فنا کر لیا خود کو
اب ہاتھ اٹھانے کی اجازت ہی نہیں ہے

حق کے لیے آواز اٹھانا ہے ضروری
اور اپنا موقف بھی بتانا ہے ضروری
گر ہوگئے خاموش تو روندے گا زمانہ
سچ میں چھپی روداد سنانا ہے ضروری

کوئی قصہ سنا نہیں سکتے
کچھ بھی کر کے دکھا نہیں سکتے
پیار ممتا دعاہیں چاہت ہیں
دل میں کیا ہے بتا نہیں سکتے

ہم کو اُس نے ہی پیار میں ڈالا
اور پھر اک قطار میں ڈالا
مے پلا کر بنا دیا مجنوں
پیار دے کر خُمار میں ڈالا

صدقِ دل سے ہر بندے کو رب کی خاطر کردو معاف
دیکھو پھر آئینہ دل کا ہوجاتا ہے کیسے صاف
اپنے اندر جھانکو گے تو کھل جائے گا سارا بھید
عکس نظر آئے گا اس کا دل جب ہوگا یہ شفاف

حجرہء دل میں میرے قراں ہو
اسکا نور اور سرور بھی دے دے
زندگی اس کے ہی مطابق ہو
مجھ کو اتنا شعور بھی دے دے

ملن رستے پہ میں جب سے کھڑی ہوں
طلوع کی خواہشیں کرنے لگی ہوں
فنا رستہ ہے میرے سامنے اور
نمو امید کی لے کر بڑھی ہوں

ہیں درِ عشق پہ سجدے میں پڑے مدت سے
مے ملے گی تو یہ عشاق بھی گھر جائیں گے
پہلے جو پی ہے وہی اٹھنے نہیں دیتی ہے
اور پی لیں گے تو پھر جاں سے گزر جائیں گے
پیرِ مے خانہ مجھے یہ تو ذرا بتلا دے
در سے اٹھیں گے ترے ہم تو کدھر جائیں گے

الف بھی تیرا ہے اور لام میم بھی تیرا
اٹھے نہ راز سے پردہ خیال میں نے کیا
نکالا تو نے جہاں سے ذرا سی لغزش پہ
بچھڑ کر تجھ سے سوالِ وصال میں نے کیا
مری اکائی بھی تو ہے مرا سمندر بھی
مٹا کے خود کو تجھے بے مثال میں نے کیا

کافر کو ہو کفر مبارک
دینِ مومن باقی ہے
عاشق کو تو عشق کا صاحب
اک ذرّہ ہی کافی ہے

اپنی تلاش کرتے زمانہ گزر گیا
میں کون ہوں میں کس لیے دنیا میں آ گئی
مجھ کو شعورِ ذات نے حیران کر دیا
دوڑا رہا ہے مجھ کو میرا ذوقِ آگہی
تو نے تو اپنے نور سے ہم کو جدا کیا
نکلی جو روح جسم سے تجھ میں سما گئی

چھپا کے رکھا جسے خاکداں نے چاہت سے
سجایا چاک پہ اس نور کو ریاضت سے
اٹھا کے عشق کی مٹی سے پھر خمیر اُن کا
بنایا اُن کو خدا نے بڑی محبت سے

بہت مدت میں کچھ میں نے سنا ہے
سماعت پر نشہ سا چھا گیا ہے
فضا میں چار سو پھیلی ہے خوشبو
ہوا کے ہاتھ میں کیا آگیا ہے

یقین لے کر چلا ہے سوئے منزل
گماں رستہ پرانا ہوگیا ہے
کسی بھی روپ میں پھر سامنے آ
تجھے دیکھے زمانہ ہوگیا ہے

جسے انسان ہر سو ڈھونڈتا ہے
وہ خوں بن کر رگوں میں دوڑتا ہے
میں خود میں ڈوبتی ہی جارہی ہوں
کوئی بتلائے یہ کیا ہو گیا ہے

وہ اسمِ پاک جب سے سنائی دیا مجھے
پھر اس کے بعد کچھ نہ دکھائی دیا مجھے
رقصاں تھی میرے سامنے منزل جو عشق کی
رستہ نہ کوئی اور سجھائی دیا مجھے

اب یہ زنجیر پا کر لے گی کیا
جب سفر کا ہے اہتمام کیا
جس نے اوڑھی ردا تقدس
سر جھکے سب نے احترام کیا

دیکھ رہی ہوں آج میں ہر سو
دو دو چہرے والے لوگ
من کے میلے تن کے اجلے
اندھے بہرے کالے لوگ

دل کی کالک چھپ سکتی ہے
منہ کی کالک چھپ نہ پائے
منہ کی کالک دھل سکتی ہے
دل کی کالک دھل نہ پائے

پنہاں ہے جسم کے اندر اک اور ایسا وجود
جو نورِ ذات سے پاتا ہے روشنی و نمود
یہ بھید جس پہ کھلا صاحبِ نظر ہے وہ
وہی ہے اصل میں شاہد وہی تو ہے مشہود
عجیب نشہ ہے دیدارِ ذات کی لذت
کب ہوش باقی رہے سامنے ہو جب مسجود

اک نورِ مجسم سے روشنِ دلِ مستانہ
ساقی نہ ہو محفل میں کیا رِند کیا میخانہ
کیوں ہوش دلاتے ہو کیوں دنیا میں لاتے ہو
مدہوش ہی اچھی ہوں دیکھوں رُخِ جاناناں

ایک قطرے کا مقدر ہے فنا ہوجانا
ملنا دریا میں ہے قطرے کی بقاء ہوجانا
ذات کی میں سے نکل جاتا ہے جب بھی عاشق
پیار سے دیکھنا اس کا ہے دعا ہوجاتا

دِل میں وہ اسطرح سے آ بسا
اوڑھ لی ہم نے چاہتوں کی ردا
کچھ بچا ہی نہیں ہے پاس اپنے
اک محبت کی اوڑھنی کے سوا

مسافر بن کر ہم آئے زمیں پر
یہاں پر راستوں میں کھو گئے ہیں
پہن کر بیڑیاں اب خواہشوں کی
جو ہے فانی اسی کے ہوگئے ہیں

تھی کتنی چاہ نبی جی کو اپنی امت سے
نہیں تھی تاب کہ رہ جائے کوئی جنت سے
جو گڑ گڑا کے شفاعت کی بات کہہ ڈالی
تو رب نے بات نہ اپنے حبیب کی ٹالی
تسلی دی کہ میں امت تمام بخش دوں گا
اور اپنی رحمتیں تم پر تمام کر دوں گا

نظریں جھکی ہوئی ہیں مری خوفِ خدا سے
سر جھک گیا ہے مرا سخی تیری عطا سے
عاجز ہوں منکسر بھی ہوں کمزور نہیں ہوں
ہل جاتے عرش وفرش ہیں عاشق کی دعا سے

آپ سب واجب المحبت ہیں
سچے عاشق ہیں رب کی رحمت ہیں
جس نے ہم سب کو مامتا بخشی
پیار ہے سب کا سب کی چاہت ہے
فیض ان سے ملا ہے ہم سب کو
آپ سب ان کی ہی کرامت ہیں

مے عشق کی تھوڑی سی ہمیں بھی عطا کریں
ہے کیف بہت کیسے نہ ان کی ثنا کریں

عشق میں ہجر کی حقیقت مجھے معلوم ہوئی
تو ہے ہر جائی تو ہر جا پہ نظر آتا ہے

وہ کیف وہ سرور اتر آیا ہے اندر
بے سدھ پڑی ہوں دیکھوں بھلا کیسے میں باہر

مریضِ عشق تو مجنوں ہے کیا خبر اس کو
کہ اس کو عشق ہے جس سے طبیب بھی وہ ہے

اور اکثر دوستی کی آڑ میں ایسا ہوا
ہم دعا کرتے رہے اور وہ دغا دیتے رہے

دل توڑنے کا تم کبھی کرنا نہیں گناہ
کچھ بھی نہیں ملے گا اگر لی کسی کی آہ

حق جب تک یاں پر باقی ہے
وہ راضی ہے وہ راضی ہے

صبر کی ایک جزا ہوتی ہے
یہ بھی خالق کی ادا ہوتی ہے

تو اپنے نور سے آنکھوں کو منور کردے
جو لکھے نام ترا ایسا سخنور کر دے

میں ہوں اک ذرہء ناتواں
مجھے بس تو اوجِ کمال دے

لگتے ہیں یوں تو خواب ہمیشہ بہت اچھے
پر خوابوں کے پیچھے کبھی بھاگا نہیں کرتے

ہوئے ہیں عشقِ سمندر میں غوطہ زن ایسے
نہیں یہ علم وہ کب ملا ،ملا کیسے

خالی کشکول لیے در پہ چلی آئی ہوں
جانے کیا کیا مجھے کشکول میں بھر کر دے گا

کافی ہے اپنے واسطے چاہت حضورؐ کی
لکھ دے نصیب میں تو شفاعت حضورؐ کی

طور اور تجلی میں دوستی تو ہوتی ہے
کون کتنا جلتا ہے یہ پتا نہیں ہوتا

جھکا کہ رکھتی ہوں آنکھیں بڑی محبت سے
مکین جب سے ہوا دل میں لا مکان کا عکس

سمجھ جاؤ حقیقی عشق تو ناکامیاں کیسی
چلو گے جادۂ عرفاں پہ تو کٹھنائیاں کیسی

آگہی عشق علم ساتھ ہو تو
پھر وہ ہوتا ہے کچھ نہیں ہوتا

اتنا کرم کہ آپؐ در پہ بلا لیا
نعلین چومنے کا مجھے حوصلہ تو دیں

سمجھ آئے بتاؤ اب کہاں سے
نکل جو آئے ہیں ہر اک گماں سے

ہم کو تلاشِ یار نے بیگانہ کر دیا
کچھ ہم بھی کھو گئے کبھی اس کا پتہ نہیں

تو بات اس سے کیا کر اری او دیوانی
جو تیری سوچ کا تجھ کو جواب دیتا ہے

روز الست کس لیے وعدہ کیا گیا
اور آج اپنی ذات کی خاطر بھلا دیا

اک جیسی روحیں آسماں پہ ایک ہو گئیں
دنیا میں آکے کیسا تماشہ بنا دیا

عشق سودائی ہے ہر سو ترا جلوہ دیکھے
اور نہ ملنے پر وہ اپنا تماشا دیکھے

مٹ جائے گناہوں کا تصور ہی جہاں سے
گر ہو یقین دل میں خدا دیکھ رہا ہے

انہیں بھی نور سے اپنے عطا وہ کر ٹھنڈک
تپش ہے جن میں انہیں بھی سکون مل جائے

اپنی ہی نفی کرنے میں نقصان نہیں ہے
بندے کے لیے بندگی آسان نہیں ہے

وہ جب اندر آجاتا ہے
جگ سے پریت ہٹا جاتا ہے

کر لیا جب سے ع ش اور ق
میں کو اور تو کو ہے مٹا ڈالا

مجھ کو زمیں پہ بھیج کر خود سے کیا جدا
عاشق کو اس کے عشق کی کیسی ملی سزا

سرکار کے در پر آ پہنچے
امید ہر اک بر آئے گی

کرتی ہوں پیار اتنا محمدؐ کی ذات سے
ہے جان بھی نثار میری ان کے نام پر

نفی ذات کی اپنی جس نے بھی کی
اسے دین و دنیا کی حکمت ملی

یار دیکھا، ہے جا بجا دیکھا
کیسے بتلائیں کیا نہیں دیکھا

بس میں اپنے نہیں ہے بات کوئی
اس نے بس بات بنا رکھی ہے

اللہ ممتا اللہ پیار
ہم عاشق وہ اپنا یار

ہمارے دل میں امیدِ خیال باقی ہے
شبِ فراق ہے صبح وصال باقی ہے

صلِ علیؑ کے ساتھ ہی رہتے ہیں سب فقیر
اُن کی بات دنیا میں کہتے ہیں سب فقیر

کیوں ہوش میں آنے کے لیے کہہ رہے ہیں آپ
جو ہے سرور اسکا وہ دئے پائیں گے جناب

عشق محمدیؐ ہمیں کیا کیا سکھا گیا
شعلہ جلا کہ نور کا عاشق بنا گیا

عجب ہے کیفیت کہ عشق کی تفسیر مشکل ہے
کبھی اس کو چھپاتے ہیں کبھی اس کو دکھاتے ہیں

دعا ہے پیار بابا نے کہا تھا
ہے نفرت بدعا ان سے سنا تھا

کس قدر پیار سے دیکھا اُس نے
نور ہی نور میرے چاروں طرف پھیل گیا

کی نفی ذات کی اثبات ملا
پھر تو خود پر بھی پیار آنے لگا

حجرۂ ذات میں بیٹھے ہیں جو چھپ کر شہناز
حجرۂ عشق میں جینے کا مزہ کیا جانیں

اس نے تو خود ہی طیبہ کا منظر بنا دیا
اور ہم نے اس کو دیدۂ محور بنا لیا

یہ کس نے میری روح کو گھنگھرو پہنا دیے
سارا وجود ہو گیا محوِ دھمالِ یار

جواب دہ مجھے اپنے ضمیر کا کر دے
تو عاشقی کو مقدر فقیر کا کر دے

ترے رنگ میں جو رنگے گئے پھیلا اسمیں اپنا کمال کیا
ترے عشق میں گیا ہوش جب تو بتائیں وجہ دھمال کیا

ہوئے ہیں عشق سمندر میں غوطہ زن ایسے
نہیں یہ علم کہ وہ کب ملا ۔ ملا کیسے

عاشق جو اپنے عشقِ الٰہی میں مست ہے
سب جانتا وہ رازدانِ بودو ہست ہے

ڈاکٹر شہناز مزمل کا ادبی سفر

مطبوعہ شعری کتب

..... ابتدا عشق

..... عشق تماشہ

..... عشق سمندر

..... عشق مسافت

..... عشقِ مسلسل

..... عشق دادِ یوا

..... عشق دا بھانبھڑ

..... عشقِ گُل

..... انتہائے عشق

..... نورِ گُل

..... جادہ عرفاں

..... بعد تیرے

..... قرضِ وفا

..... میرے خواب ادھورے ہیں

..... موم کے سائیبان

..... عکس دیوار پہ تصویر

..... جرأتِ اظہار

..... جذب وحروف

..... پیامِ نو

..... شہناز مزمل کے منتخب اشعار

..... کھلتی کلیاں مہکتے پھول

..... Ten Poets of Today

..... قرآن پاک کا منظوم مفہوم 30 واں پارہ عمّ یتساءلون

مطبوعہ نثری کتب

..... کتابیات اقبال

..... کتابیات مقالہ جات

..... لائبریریوں کا شہر لاہور

..... فروغ مطالعہ کے بنیادی کردار

..... عکسِ خیال

..... دوستی کا سفر (سفرنامہ)

..... نماز (بچوں کیلئے)

زیر طبع کتب

..... قرآن پاک کا منظوم مفہوم

..... کلیات شہناز مزمل (غزل)

..... کلیات شہناز مزمل (نظم)

..... کلیات عشق

..... سفرِ عشق۔ سفرنامہ مکۃ المکرّمہ، مدینۃ المنورہ۔ ریاض

..... اجلا کون میلا کون۔ کالموں کا مجموعہ

..... بریف کیس۔ کہانیاں

شہناز مزمل پر لکھے گئے تحقیقی مقالہ جات

..... شہناز مزمل شخصیت اور اور فن (مقالہ۔ ایم اے)

صدف رانی۔ بہاولپور یونیورسٹی

..... شہناز مزمل کی مذہبی شاعری (مقالہ۔ ایم اے)

مقدس ستار۔ اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی

..... شہناز مزمل کے سفرنامے دوستی کے سفر کا تجزیاتی مطالعہ (مقالہ)

ثنا خاور گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج سمن آباد لاہور

..... شہناز مزمل کی اردو غزل اور نظم کا فکری و فنی مطالعہ (مقالہ ایم فل)

حنا نعمان منہاج یونیورسٹی لاہور

اب عشق تماشا ہے بنا عشقِ مسلسل
ہے عشق کے دیوے کی ضیا عشقِ مسلسل

میرے ادھورے خواب تھے دیوار پہ تصویر
جذب و حروف سے ہے سجا عشقِ مسلسل

اپنی تلاش کرکے ملا جادۂ عرفاں
پھر نورِ کُل نے دی ہے جزا عشقِ مسلسل

وہ ہوکے نہاں بیٹھا مرے قریۂ جاں میں
تھا عشق سمندر میں چھپا عشقِ مسلسل

اک گونج فضا میں ہے ترا عشق عطا ہے
اور آج عشق کُل سے کُھلا عشقِ مسلسل

آئی یہ ندا ختم ہوئی عشق مسافت
تحفہ ہے رب کا رب کی عطا عشقِ مسلسل

www.adabsaraae.com www.shahnazmuzammil.com